وراثت میں ملنے والے مال تجارت پر زکوۃ فرض ہے یا نہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:JTL-1828 تاریخ:15-07-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ زید کے والد صاحب نے چند پلاٹ تجارت کی نیت سے خریدے تھے جن کی وہ زکوۃ ادا کرتے تھے۔ اس بار سال مکمل ہونے سے قبل زید کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ تو بطور وراثت زید کے حصے میں ان میں سے ایک پلاٹ آیا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا زید پر لازم ہے کہ وہ اس پلاٹ کی بھی زکوۃ ادا کرے؟ جبکہ زید ویسے بھی صاحب نصاب ہے اور اپنے تجارتی مال ورقم وغیرہ کی زکوۃ ادا کرتا ہے۔ نیز یہ بھی بتادیں کہ اس پلاٹ کی زکوۃ کب فرض ہو گی؟ جب اس پلاٹ کا سال مکمل ہو جائے گا اس وقت یا اس سے پہلے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

وہ پلاٹ زید کے والد کے پاس تجارت کی نیت سے تھا، تو وہ **زید کو وراثت میں ملنے کے بعد اس کے حق میں بھی تجارت کا مال ہی شمار ہو گا** اور چونکہ زید پہلے سے ہی اپنے تجارتی مال اور رقم وغیرہ کی وجہ سے صاحبِ نصاب ہے اور اس کی زکوۃ کا سال چل رہا ہے، تو جیسے ہی وہ زکوۃ کا سال پورا ہو گا، دیگر اموال کے ساتھ ساتھ اس پلاٹ کی زکوۃ ادا کرنا بھی فوراً ضروری ہو جائے گا۔ اس پلاٹ کا الگ سے سال شمار نہیں کیا جائے گا، کیونکہ دورانِ سال جب زکوۃ کے مال کی جنس سے کوئی مال ملے،

تو وہ بھی پہلے والے مال کے ساتھ لاحق ہو جاتا ہے اور اس کا سال بھی دیگر اموال کے ساتھ ہی شمار ہوتا ہے (بشرطیکہ ایک مال پر دو مرتبہ زکوۃ دینا لازم نہ آئے) اور اس معاملے میں رقم، تجارتی مال و سونا چاندی ایک ہی جنس شمار ہوتے ہیں۔

اوپر مذکور حکم اس وقت ہو گا جب زید نے اس پلاٹ میں زکوٰۃ کی نیت کرلی تھی یا کچھ بھی نیت نہ کی تھی، لیکن بہر حال اگر زید نے اس وقت یا اس کے بعد اس پلاٹ کو تجارت کی نیت سے قصداً خارج کر دیا یعنی یہ نیت کرلی تھی کہ یہ پلاٹ میں نے بیچنا نہیں بلکہ اپنے کسی کام میں لاؤں گا، تو پھر یہ تجارت سے نکل جائے گا اور اب اس کی زکوۃ زید پر فرض نہیں ہو گی۔

اس مسئلے کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ مورث کا مالِ تجارت، جب وراثت میں کسی کو ملتا ہے تو اگر وارث نے مورث کی موت کے بعد اس میں تجارت کی نیت کرلی، تو یہ وارث کے حق میں بھی مال تجارت ہی شمار ہو گا اور اگر وارث نے مورث کے مرنے کے بعد تجارت کی نیت نہیں کی، تو اب وہ وارث کے حق میں مالِ تجارت شمار ہو گا یا نہیں اس حوالے سے دو اقوال ہیں اور راجح یہ ہے کہ نیت نہ ہونے کی صورت میں بھی وارث کے حق میں یہ مال تجارت شمار ہو گا کیونکہ وارث، میت کا قائم مقام، خَلف و نائب ہونے کی حیثیت سے مال حاصل کرتا ہے، تو جو حیثیت مال کی اصل کے پاس تھی وہی حیثیت خَلف و قائم مقام کے پاس بھی برقرار رہے گی، ہاں اگر وارث نے تجارت سے خارج کر کے اپنے استعمال وغیرہ کی نیت کرلی، تو اب وارث کے حق میں وہ مالِ تجارت شمار نہ ہو گا۔

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: **"مورث کے پاس تجارت کا مال تھا، اس کے مرنے کے بعد وارثوں نے تجارت کی نیّت کی تو زکاۃ واجب ہے۔"**

(بہارِ شریعت، جلد 01، حصہ 05، صفحہ 883، مکتبۃ المدینہ)

فتاویٰ عالمگیری میں بحوالہ محیط سرخسی ہے: "وفي السائمة، ومال التجارة إن نوى الورثة

الإسامة أو التجارة بعد الموت تجب و إن لم ينووا قيل تجب وقيل لا تجب كذا في محيط السرخسي "ترجمہ: سائمہ اور مال تجارت میں اگر ورثا مورث کی موت کے بعد اسامت اور تجارت کی نیت کرلیں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور اگر وہ نیت نہ کریں تو ایک قول یہ ہے کہ زکوٰۃ واجب ہوگی اور ایک قول یہ ہے کہ نہیں ہوگی، اسی طرح محیط سرخسی میں ہے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الزکوٰۃ، جلد 01، صفحہ 174، دار الفکر، بیروت)

تحفۃ الفقہاء میں ہے: "فأما في مال التجارة والإسامة فإن نوى الورثة التجارة أو الإسامة بعد الموت تجب وإن لم ينووا قال بعضهم تجب لأن الوارث والموصى له خلف الميت فينتقل المال إليهما على الوصف الذي كان ما لم يوجد التعيين من جهتهما بأن وجدت منهما نية الابتذال والإعلاف وقال بعضهم لا بد من وجود النية لأن الملك قد زال عن الميت حقيقة وتجدد الملك للوارث والموصى له "ترجمہ: رہا مال تجارت اور سائمہ جانور، تو اگر ورثا مورث کی موت کے بعد تجارت اور اسامت کی نیت کرلیں تو ان میں زکوٰۃ واجب ہوجائے گی اور اگر ان میں نیت نہ کریں تو بعض فقہا فرماتے ہیں زکوٰۃ واجب ہوگی، اس لیے کہ وارث اور موصی لہ میت کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ ان کی ملکیت میں مال اسی طور پر آتا جس طرح وہ مورث کے پاس تھا، جب تک کہ ان لوگوں کی جانب سے کوئی اور جہت متعین نہ ہوجائے، اس طرح کہ ان کی طرف سے ذاتی استعمال کی نیت ہوجائے یا سائمہ جانور میں معلوف بنانے کی نیت بن جائے اور بعض فقہا فرماتے ہیں (مال تجارت بننے کے لیے) وارث کا تجارت کی نیت کرنا ضروری ہے اس لیے کہ حقیقۃً اس مال کی ملکیت میت سے زائل ہوجاتی ہے اور وارث اور موصی لہ کے حق میں ملکیت نئے سرے سے پائی جاتی ہے۔

(تحفۃ الفقہاء، جلد 01، صفحہ 295، کتاب الزکوٰۃ، زکوٰۃ السوائم، دار الکتب العلمیہ)

نیت نہ کرنے کی صورت میں اگرچہ دو اقوال ہیں، لیکن ظاہرا راجح وجوبِ زکوۃ والا قول ہی ہے،

کیونکہ

(1) محیط و تحفہ وغیرہ میں اسی کو مقدم ذکر کیا گیا ہے اور کسی قول کو مقدم ذکر کرنا، اس کی ترجیح کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ رد المحتار میں ہے: "وتقدیمھم قول محمد یشعر بترجیحہ" یعنی فقہائے کرام کا امام محمد کے قول کو مقدم کرنا اس کی ترجیح کی خبر دیتا ہے۔

(الدر المختار و رد المحتار، جلد 2، صفحہ 264، دار الفکر، بیروت)

امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ ایک مسئلے میں اسبابِ ترجیح بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "ومعلوم ان التقدیم یشعر بالاختیار کما فی کتاب الشرکۃ من العنایۃ والنھر والدر المختار" اور یہ مسلّمہ ہے کہ تقدیم مختار ہونے پر دال ہے جیسا کہ عنایہ، نہر اور در مختار کی کتاب الشرکت میں ہے (ت)" **(فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 93، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

(2) نیت نہ ہونے کی صورت میں بھی اس مال کو مالِ تجارت شمار کرنے میں فقراء کا زیادہ نفع ہے اور فقہاء اس بات کا خصوصی اہتمام کرتے ہیں کہ زکوۃ کے مسائل میں فقراء کے نفع والے قول کو لیا جائے، لہٰذا اس اعتبار سے بھی یہی راجح ہے۔ امام اہل سنت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ نے زکوۃ کے باب میں اس طرح کے ایک اختلافی مسئلے پر گفتگو کرتے ہوئے جب ائمہ کا اختلاف بیان کیا، تو ایک قول کے راجح ہونے کے اسباب بیان کرتے ہوئے ایک وجہ ترجیح یوں بیان کی: "و سادساً: بانہ الا نفع للفقراء وقد علم ان للعلماء بذلک اعتناءً عظیماً فی الزکوۃ والاوقاف" سادساً: یہ فقراء کیلئے زیادہ سُود مند ہے اور یہ معلوم ہے کہ علماء، زکوٰۃ و اوقاف میں اس کا بہت زیادہ اہتمام کرتے ہیں۔ (ت)" **(فتاوی رضویہ، جلد 10، صفحہ 95، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

(3) نیز وراثت میں مال تجارت ملنے کا مسئلہ، وراثت میں سائمہ جانور ملنے کی طرح ہے، جیسا کہ اس عبارت میں ان کا حکم بھی اکٹھا ہی بیان کیا گیا ہے اور سائمہ جانور وراثت میں ملنے والے

مسئلے میں ترجیح اسی بات کو ہے کہ ورثا نے سائمہ بنانے کی نیت نہ بھی کی ہو، تو سائمہ کی زکوۃ ورثا پر لازم ہو گی۔ اسی کو قاضیخان نے اختیار کیا اور صاحب در مختار، علامہ شامی و بہار شریعت وغیرہ نے لیا، لہٰذا مالِ تجارت وراثت میں ملنے کی صورت میں بھی اگر کچھ نیت نہ کی ہو، تو بھی یہی مختار قول ہو گا کہ اسے وارث کے حق میں مالِ تجارت شمار کیا جائے گا۔

در مختار و رد المحتار میں ہے:" وما بين الهلالين من رد المحتار:" في الخانية: لو ورث سائمة لزمه زكاتها بعد حول نواه أو لا (أي نوى السوم أو لا لأنها كانت سائمة فبقيت على ما كانت وإن لم ينو خانية)"یعنی خانیہ میں ہے: اگر کوئی سائمہ جانور کا وارث بنے تو سال پورا ہونے پر اس کی زکوۃ لازم ہو گی، خواہ سائمہ بنانے کی نیت کرے یا نہ کرے اس لیے کہ وہ جانور سائمہ تھا تو وہ وارث کے پاس بھی اسی صفت پر باقی رہے گا اگرچہ اس نے (سائمہ بنانے کی) نیت نہ کی ہو، خانیہ۔

(درالمختار وردالمحتار، جلد02، کتاب الزکوۃ، صفحہ273، دار الفکر، بیروت)

شرح نقایہ للبرجندی میں ہے:" ثم السائمة ان كان ميراثا فلا حاجة الى النية"ترجمہ: پھر سائمہ اگر میراث میں ہو تو اس میں نیت کی حاجت نہیں ہے۔

(شرح نقاية، مخطوطة، جلد01، صفحه94)

صاحب بہار شریعت لکھتے ہیں:" چرائی کے جانور وراثت میں ملے، زکاۃ واجب ہے چرائی پر رکھنا چاہتے ہوں یا نہیں۔"

(بہار شریعت، جلد01، زکوۃ کا بیان، صفحہ883، مکتبۃ المدینہ)

دورانِ سال نصاب کی جنس کا مال ملے تو وہ پہلے والے مال سے لاحق ہو جاتا ہے اور اس کا سال بھی پہلے والے مال کے ساتھ ہی مکمل ہو جاتا ہے، اس کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے:"جو شخص مالکِ نصاب ہے اور ہنوز حولانِ حول نہ ہوا کہ سال کے اندر ہی کچھ اور مال اسی نصاب کی جنس

سے خواہ بذریعہ ہبہ یا میراث یا شرا یا وصیّت یا کسی طرح اس کی ملک میں آیا تو وُہ مال بھی اصل نصاب میں شامل کرکے اصل پر سال گزرنا اُس سب پر حولانِ حول قرار پائے گا اور یہاں سونا چاندی تو مطلقاً ایک ہی جنس ہیں خواہ ان کی کوئی چیز ہو اور مال تجارت بھی انہی کی جنس سے گنا جائے گا اگرچہ کسی قسم کا ہو کہ آخر اس پر زکوٰۃ یوں ہی آتی ہے کہ اس کی قیمت سونے یا چاندی سے لگا کر انھیں کی نصاب دیکھی جاتی ہے، تو یہ سب مال زر و سیم ہی کی جنس سے ہیں اور وسط سال میں حاصل ہوئے، تو ذہب و فضّہ کے ساتھ شامل کردئے جائیں گے بشرطیکہ اس ملانے سے کسی مال پر سال میں دوبار زکوٰۃ لازم نہ آئے۔۔۔۔۔۔ تنویر الابصار و در مختار میں ہے: "المستفاد ولوبھبة (اوشراء میراث او وصیّۃ اھ ش) وسط الحول یضم الی نصاب من جنسه (مالم یمنع منه مانع ھو الثنی المنفی بقوله صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم ولا ثنی فی الصدقة اھ ش) فیزکیه بحول الاصل ولوادی زکوٰۃ نقدہ ثم اشتری به سائمه لا تضم (الیٰ سائمة عندہ من جنس السائمة التی اشتراھابذٰلک النقدالمزکی ای لا یزکیھا عند تمام حول السائمة الاصلیة عند الامام للمانع المذکور اھ ش) اھ بالتلخیص وفی ش ایضا احد النقدین یضم الی الاٰخر وعروض التجارۃ الی النقدین للجنسیة باعتبار قیمتھما بحر اھ ملخصاً واللہ تعالیٰ اعلم"

(فتاویٰ رضویه، جلد10، صفحه86، رضافاؤنڈیشن، لاهور)

نوٹ: واضح رہے کہ اگر مورث نے مالِ تجارت کے علاوہ کوئی سامان (عروض) چھوڑا، تو اب وارث اگرچہ تجارت کی نیت کرلے، تب بھی وہ سامان مالِ تجارت نہیں بنے گا اور وارث پر اس کی زکوٰۃ لازم نہ ہوگی، کیونکہ اس موقع پر یہ تجارت کی نیت معتبر نہیں؛ نیتِ تجارت اس وقت ہو سکتی جب کوئی چیز عقدِ معاوضہ میں حاصل ہو۔

ہدایہ اور اس کی شرح بنایہ میں ہے: "(وإن اشترى شيئا ونواه للتجارة كان للتجارة لاتصال النية بالعمل، بخلاف ما إذا ورث ونوى التجارة؛ لأنه لا عمل منه) ش: يعني **لا يكون**

للتجارة بالإجماع؛ لأن النية تجردت عن العمل ”ترجمہ: کسی نے کوئی چیز خریدی اور اس میں تجارت کی نیت کرلی تو نیت تجارت عمل کے ساتھ متصل ہونے کی وجہ سے وہ چیز تجارت کے لیے ہو جائے گی، بر خلاف اس صورت کے کہ جب اسے کوئی چیز وراثت میں ملے اور وہ اس میں تجارت کی نیت کرلے، اس لیے کہ وراثت سے ملنے میں اس کا کوئی عمل نہیں ہے۔ یعنی وہ چیز بالاتفاق مال تجارت کے لیے نہیں ہوگی، کیونکہ نیتِ تجارت، عملِ تجارت سے خالی ہے۔

(البناية شرح الهداية، جلد03، کتاب الزکوٰۃ، صفحہ310، دار الکتب العلمیہ)

محیط برہانی میں ہے: ”واتفقوا أيضاً أنه لو ملك هذه الأعيان بالإرث ونوى التجارة وقت موت المورث لا تصير للتجارة، ولا تعمل نيته“ **ترجمہ:** فقہائے کرام نے اس پر بھی اتفاق کیا ہے کہ اگر کسی کو اشیاء وراثت میں ملیں اور مورث کے انتقال کے وقت اس نے تجارت کی نیت کرلی تو وہ اشیاء مال تجارت نہیں بنیں گی اور اس کی یہ نیت کارآمد نہ ہوگی۔

(المحيط البرهاني، جلد23، کتاب الزکوٰۃ، صفحہ248، دار الکتب العلمیہ)

و اللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد ساجد عطاری

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

08محرم الحرام 1446ھ/15جولائی 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے